10426

۱۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

۱۔ میرا سوال یہ ہے کہ کوئی عورت عمرے پر جائے اور حالتِ حیض میں ہو اور مدینہ منورہ میں ہو اور اسے قافلے کے ساتھ مکہ مکرمہ جانا پڑے تو اب آیا احرام باندھے گی یا نہیں، اگر نہیں باندھے تو میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے اس پر کچھ لازم تو نہیں ہو گا۔

۲۔ اور اگر مذکورہ عورت کو پاکی کے زمانے میں مدینہ سے مکہ جانا پڑ رہا ہو اور اُسے پکا یقین ہو کہ اگر ابھی احرام پہن لوں گی تو عمرہ سے پہلے حیض آجائے گا، اور پاکی سے پہلے اپنے وطن پاکستان روانگی ہو تو اب یہ عورت کیا کرے؟

کیا محلنا حیث حبستنا کی نیت سے احرام باندھ سکتی ہے؟ تاکہ حیض آنے کی صورت میں احرام کھول دے اور دم بھی نہ آئے۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

۱ ۔۔۔۔۔ مسئولہ صورت میں مذکورہ عورت پر لازم ہے کہ مدینہ منورہ سے آتے ہوئے ذوالحلیفہ (بئر علی) سے احرام باندھے اور پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد عمرے کے افعال انجام دے۔ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کی صورت میں ایک دم اور ایک عمرہ لازم ہو جائے گا۔ البتہ اگر مذکورہ عورت ایامِ حیض کے بعد کسی بھی قریبی آفاقی میقات سے احرام باندھ کر اُسی سال عمرہ کر لے تو اس کا یہ دم اور عمرہ دونوں ساقط ہو جائیں گے۔

۲ ۔۔۔۔۔ مسئولہ صورت میں مذکورہ عورت وطن روانگی تک اگر مدینہ منورہ میں ہی ٹھہر سکتی ہو تو وہیں ٹھہرے یا مدینہ منورہ سے سیدھے جدہ آجائے اور جدہ میں قیام کرے، ان دونوں صورتوں میں کوئی عمرہ یا دم لازم نہیں ہو گا، لیکن اگر ان دونوں صورتوں پر عمل کرنا ممکن نہ ہو پھر:

۱۔ مذکورہ عورت کے لئے اگر پاک ہونے تک قیام کی مدت بڑھانا ممکن ہو تو مدت بڑھا لے، اور عمرے کے افعال کر کے حلال ہو جائے۔

۲۔ اگر مذکورہ صورتوں میں سے کسی صورت پر بھی عمل ممکن نہ ہو تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ آنا چاہے تو آسکتی ہے، کیوں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر عمرے کی نیت نہ ہو تو آفاقی کے لئے بغیر احرام کے حدودِ حرم میں آنا جائز ہے۔

البتہ احتیاط چونکہ حنفیہ کے مسلک میں ہے اس صاحبِ استطاعت کو چاہیئے کہ فقہ حنفی کے مطابق ایک دم اور عمرے کی قضاء کر لے۔

اور محلنا حیث حبستنا کی شرط کے ساتھ احرام باندھنے کے باوجود حضراتِ فقہاءِ احناف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حیض آنے کی صورت میں افعالِ عمرہ کئے بغیر یا محصر ہونے کا حکم لگنے کے بعد حدودِ حرم میں دمِ احصار ذبح کئے بغیر حلال نہ ہو گی۔

سنن الترمذي (۳/ ۲۷۹)

عن سالم عن أبيه : أنه كان ينكر الاشتراط في الحج ويقول أليس حسبكم سنة نبيكم صلى الله عليه و سلم ؟ قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

الفقه الإسلامي وأدلته (۳/ ۶۷۹)

ينبغي ألا يدخله أحد إلا بإحرام، وهو مستحب عند الشافعية، واجب عند غيرهم.

(جاری ہے۔۔۔)

الفتاوى الهندية – (١ / ٢٥٣)

ومن جاوز وقته غير محرم ثم أتى وقتا آخر أقرب منه وأحرم؛ جاز ولا شـــيء عليه،

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٢ / ٤٧٦)

وحرم تأخير الإحرام عنها(المواقيت) كلها لمن أي لآفاقي قصد دخول مكة يعني الحرم

مناسک ملا علی قاری رحمه الله تعالی ۴۲۲

ولايفيد اشـتراط الاحلال عند الاحرام شيئا أي لا من سـقوط الدم ولا من حصـول التحلل بدونه ، المعنى أن المحصـر لم يحل الا بالذبح في الحرم سـواء اشـتراط عند إحرامه الإحلال بغير ذبح عند الإحصـار أم لا، وهذا المسـطور المهذب في كتب المذهب،..............واللهُ سُبحَانه وتعَالیٰ أعلمُ بالصوَاب وعِلمُه اتمّ وأحكم

بندہ
اسجد شعیب غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۸/ رمضان/۱۴۳۹ھ
۲۴/ مئی/2018ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۴۳۹/۹/۱۴ھ
30-05-2018

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۹/۱۷ھ

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۹/۱۹ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۴۳۹/۹/۱۷ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۹/۹/۲۱ھ

الجواب صحیح
۱۴۳۹/۹/۱۹ھ